بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

تذکرۃ الاولیاء

حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن ۔ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَاۤ اِنَّ اَوۡلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ

سُنو! بے شک

اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے

تذکرۃ الاولیاءؒ

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرۂ آفاق تصنیف کا اردو ترجمہ

الفاروق بک فاؤنڈیشن لاہور

نام کتاب	----------	تذکرۃ الاولیاء
ناشر	----------	الفاروق بک فاؤنڈیشن
تعداد	----------	ایک ہزار
سال اشاعت	----------	مئی 1997ء
طابع	----------	اے این اے پرنٹرز
قیمت	----------	۱۰۵ روپے

ملنے کا پتہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ لاہور۔ فون : 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاہور۔ فون : 7225085-7247350

ابوالحسن صائغ سے زیادہ کوئی باہمت نظر نہیں آیا۔ اور حضرت ممشاد دینوری کا قول ہے کہ میں نے آپ کو دینور میں اس طرح نماز میں مشغول دیکھا کہ گدھ آپ کے سر پر سایہ فگن تھا۔

حالات وارشادات: جب آپ سے یہ سوال کیا کہ غائب پر شاہد کو کیا دلیل ہے۔ فرمایا کہ معرفت کا مفہوم یہ ہے کہ ہر دم اللہ تعالیٰ کا احسان مند رہتے ہوئے اس کی نعمتوں کی شکر گزاری سے خود کو قاصر تصور کرے اور خدا کے سوا ہر شے سے قطع تعلق کر کے سب کو اللہ تعالیٰ سے کمزور خیال کرے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے جب آپ سے پوچھا کہ مرید کی کیا تعریف ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ضاقت علیہم الارض بمار حبت وضاقت علیہم انفسہم ۔ یعنی تنگ ہو گئی ان پر زمین کشادگی کے باوجود اور ان پر ان کے نفوس تنگ ہو گئے۔ مفہوم یہ ہے کہ مرید اسکے سوا دوسرے عالم کا طالب رہتا ہے۔ فرمایا کہ اہل محبت آتش عشق میں بھی ان لوگوں سے زیادہ خوش رہتے ہیں جو جنت کے عیش سے خوش ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اپنی ذاتکو محبوب رکھنا ہلاکت کی نشانی ہے۔ فرمایا کہ جو حالت خوف کی وجہ سے ہوتی ہے وہی حالت ذوق حال سے رونما ہوتی ہے اور خوف کو اختیار کرنے والا نفس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ فساد طبع کی علامت یہ ہے کہ خواہشات و آرزو میں گرفتار ہے۔

باب۔ ۹۴

حضرت ابوالقاسم نصر آبادی کے حالات و مناقب

تعارف: آپ واقف رموز عشق و معرفت امور شوق و محبت کے بحر بے کنار تھے اس کے علاوہ آپ کو تمام علوم پر مکمل عبور حاصل تھا۔ اور حدیث کے موضوع پر آپ کی بے شمار تصانیف ہیں۔ تمام لوگ آپ کو صاحب سلسلہ بزرگ تصور کرتے ہیں۔ حضرت شبلیؒ کے بعد آپ کو خراسان کا استاد تسلیم کرتے تھے۔ آپ حضرت شبلی سے بیعت تھے۔ اور بہت سے بزرگوں سے شرف نیاز بھی حاصل کیا۔ مدتوں مکہ معظمہ میں مجاور کی حیثیت سے زندگی گزاری۔

حالات: آپ کے جذب و وجد کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ کعبہ کے نزدیک آگ روشن دیکھ کر اسی کا طواف شروع کر دیا اور جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو برسوں کعبہ میں تلاش کیا، لیکن نہیں ملا، اور اب یہاں بھی اس کی جستجو میں آیا ہوں۔ شاید وہ یہاں مل جائے اور اس کی جستجو میں اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا ہوں۔ یہ جملے سن کر لوگوں نے آپ کو نیشاپور سے نکال دیا۔

آپ نے ایک دن کسی یہودی سے یہ سوال کیا کہ مجھے بوزہ خریدنے کے لئے نصف وانگ رقم دے

دے۔ لیکن اس نے جھڑک دیا اس کے باوجود بھی اس کے پاس تین چار مرتبہ جا کر اپنا سوال دہرایا مگر وہ ہمیشہ تلخ کلامی سے جواب دیتا رہا۔ اور جب آخری بار آپ نے اس سے سوال کیا تو اس نے کہا کہ تم عجیب قسم کے انسان ہو۔ اتنی مرتبہ منع کر دینے کے باوجود بھی اپنے سوال سے باز نہیں آتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر فقراء اتنی سی بات پر خوف زدہ ہو جائیں تو ان کو اعلیٰ مدارج کیسے حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ قول سن کر وہ یہودی خلوص قلب کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

ایک مرتبہ آپ نے کعبہ کے اندر کچھ لوگوں کو مشغول گفتگو دیکھ کر لکڑیاں جمع کرنی شروع کر دیں اور جب لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا کہ میں آج کعبہ نذر آتش کئے دیتا ہوں کہ لوگ خود بخود اللہ کے ساتھ مشغولیت حاصل کر سکیں۔

ایک مرتبہ آپ حرم کے اندر تھے اور تند و تیز ہوا کے جھونکوں سے حرم کے پردے ہلنے لگے۔ آپ کو یہ منظر بہت اچھا معلوم ہوا اور اپنی جگہ سے اٹھ کر پردہ پکڑ کر فرمایا کہ۔

گفت اے رعنا عروس سرفراز　　　در میاں تو کہ بنشستہ بناز

اے پردے تو نے جو خود کو دلہن کی طرح آراستہ کیا ہے بتا کہ تیرے اندر کون صاحب ناز جلوہ فرما ہے جب کہ مخلوق شدت پیاس اور گرمی کی وجہ سے ببول کے پتوں کی طرح تباہ ہے۔ اے حرم! اگر تجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ بیتی فرمایا ہے تو سو مرتبہ عبدی بھی فرمایا ہے۔

آپ نے توکل علی اللہ ستر حج کئے اور ایک مرتبہ سفر حج کے دوران ایک کتے کو بھوک سے نڈھال دیکھ کر فرمایا کہ ہے کوئی جو ایک روٹی کے معاوضہ میں مجھ سے چالیس حج کا ثواب خریدے۔ یہ سن کر ایک شخص نے حامی بھرتے ہوئے آپ کی خدمت میں ایک روٹی پیش کر دی اور آپ نے چالیس حج کا ثواب اس کی نذر کر دیا۔ روٹی لے کر آپ نے اس فاقہ زدہ کتے کو کھلا دی۔ یہ واقعہ سننے کے بعد ایک بزرگ نے آپ کے پاس پہنچ کر غضب ناک لہجہ میں فرمایا کہ کیا تو نے اپنے نزدیک یہ بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے؟ جب کہ اس کی اہمیت اس لئے بھی کچھ نہیں کہ حضرت آدم نے تو دو گیہوں کے عوض آٹھ جنتوں کو فروخت کر دیا، یہ سن کر آپ سرنگوں ہو کر ایک کونے میں جا بیٹھے۔

ایک مرتبہ موسم گرما میں جبل رحمت پر آپ کو تیز بخار آ گیا اس وقت آپ کے ایک عجمی دوست نے پوچھا کہ کیا کسی چیز کو آپ کی طبیعت چاہتی ہے۔ فرمایا کہ ٹھنڈے پانی کی خواہش ہے یہ سن کر وہ اس لئے بہت پریشان ہو گیا کہ گرمی کے موسم میں سرد پانی کہاں سے لاؤں۔ پھر بھی ایک آبخورہ لے کر پانی کی جستجو میں چل پڑا۔ راستہ میں اچانک ابر آیا اور اولے پڑنے لگے اور تمام اولے سمٹ سمٹ کر اس شخص کے پاس جمع ہو گئے یہ دیکھ کر اس نے سمجھ لیا کہ یہ سب آپ ہی کی کرامت کا ظہور ہے اور تمام اولے آبخورے میں جمع کر